بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۴ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۔ ۷ ہجرت ۱۳۵۴ہش ۔ ۷ مئی ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

ابھی کمزوری ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور حضور کی عمر میں خاص برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۷ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ مرزا شمیم احمد صاحب بھی ابھی صحتیاب نہیں ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا، محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور مکرم مرزا شمیم احمد صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میرے خسر محترم صوفی عبدالغفور صاحب عارضۂ دل سے بیمار تھے جس کی وجہ سے انکا اپریشن ہوا جو کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ بھی اکثر علیل رہتی ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

ابوالبرکات محمود (ابن ابوالفضل محمود مرحوم) مقیم امریکہ

---

۹ مئی ۱۹۷۵ء بروز جمعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کھلا رہیگا

۹ ہجرت (مئی) بروز جمعہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک اور پھر جمعہ کے بعد ایک گھنٹے کے لئے انشاء اللہ باقاعدہ کھلا رہے گا۔ یہ سہولت اِس لئے ہے کہ احباب اپنے لازمی چندہ جات مالی سال کے اختتام سے قبل جمع کرا سکیں۔ مالی سال ۱۰ مئی کو ختم ہو رہا ہے۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چندہ عام اور حصہ آمد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے مقرر فرمودہ چندہ جات ہیں اور لازمی ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اِصلاح کا طریق ہمیشہ وہی نتیجہ خیز ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اِذن اور ایماء سے ہو

اگر خیالی منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اِصلاح ہو سکتی تو پھر انبیاء علیہم السّلام کی بعثت کی کچھ حاجت نہ تھی

"امر تنقیح طلب یہ ہے کہ (مسلمانوں کی) اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے؟ اور کن راہوں سے ہو رہی ہے۔۔۔ پھر قابلِ غور امر یہ ہے کہ ان ساری خرابیوں کا انسداد ارضی طاقت سے ہو سکتا ہے یا آسمانی تائیدات سے؟ اگر۔۔۔ چاہتے ہیں کہ لوگ پڑھ کر یعنی انگریزی تعلیم حاصل کر کے نوکر ہو جائیں اور ان کی ملازمت کے لئے آسانیاں ہوں تو یہ دین کا کام نہیں ہے یہ تو قوم کو غلام بنانے کی تدابیر ہیں۔ اور اگر ان کی غرض دینی اصلاح ہے تو پھر یاد رکھیں کہ ؎

خدا را بخدا تواں شناخت

اِس اصل کو چھوڑ کر جو شخص چاہتا ہے کہ دینی اصلاح ہو جائے وہ کبھی اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اُس خشک اور خیالی اصلاح سے کیا فائدہ ہو گا جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدیں اور نصرتیں نہیں ہیں وہ باتیں نری لفاظی کے طور پر بیان کی جاویں یا قصہ اور کہانی کی طرح گزشتہ امور پر جن کا حوالہ ہو ان کی پہلے کیا کمی ہے؟۔۔۔ یہ طریق اس مطلب اور غرض کے حصول سے کوسوں دُور ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اور جس طرح دُنیا کی اصلاح ہُوا کرتی ہے وہ رنگ اس میں موجود نہیں ہے۔ اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہُوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دُنیا میں انبیاء علیہم السّلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ رہتی۔ جب تک کامل طور پر ایک مرض کی تشخیص نہ ہو اور پھر پُورے وثوق کے ساتھ اس کا علاج معلوم نہ ہو کامیابی علاج میں نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ہجرت ۱۳۵۴ھ
۷ مئی ۱۹۷۵ء

خوش نصیبی کی آئینہ دار ذلّت

دُنیا نے ذلّت اور عزّت کے اپنے معیار مقرر کئے ہُوئے ہیں۔ مثال کے طور پر دولت مندوں، صاحبِ حیثیت لوگوں اور جاہ و منصب والوں کو معزّز شمار کیا جاتا ہے جبکہ غریبوں، ناداروں اور دُنیوی لحاظ سے بے حیثیت لوگوں کو ذلیل سمجھ کر اُن سے نفرت کی جاتی ہے۔ لیکن جہاں تک ذلّت اور عزّت کے دنیوی معیاروں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اُس کے ہاں عزّت کا معیار تقویٰ اور صداقت شعاری ہے جو متقی اور صداقت شعار ہے وہ معزّز ہے۔ جو متقی اور صداقت شعار نہیں بلکہ خوفِ خدا سے عاری اور صداقت کا دشمن ہے وہ لاکھ صاحبِ ثروت اور صاحبِ حیثیت ہو وہ اُس کے ہاں معزّز شمار نہیں ہو سکتا۔ پس اصل چیز آسمانی عزّت ہے نہ کہ محض زمینی عزّت۔ عین ممکن ہے کہ جو شخص دُنیا والوں کی نگاہ میں ذلیل شمار ہوتا ہو وہ خدا کے ہاں معزّز ہو اور اسی طرح جو دُنیا والوں کے نزدیک معزّز ہو خدا کی نگاہ میں وہ کسی عزّت کا نہیں بلکہ ذلّت کا مستحق ہو۔

اسلامی تعلیم کی رو سے جب آسمانی عزّت ہی اصل عزّت ہے تو پھر ایک مومن کا فرض یہ ہے کہ وہ زمینی عزّت نہیں بلکہ آسمانی عزّت کے حصول میں کوشاں رہے۔ اگر خدا کی نگاہ میں وہ معزّز ہے تو پھر دُنیا اُسے ذلیل سمجھتی ہے تو سمجھتی رہے دُنیا کے ذلیل سمجھنے سے اُس کی عزّت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اسی لئے اسلام نے اس امر پر زور دیا ہے کہ انسان آسمانی عزّت کو اپنا منتہائے مقصود بنائے اور اگر آسمانی عزّت کے حصول کے لئے اُسے دُنیوی عزّت سے ہاتھ دھونا پڑے تو اسکی پرواہ نہ کرے۔ ایسی دُنیوی ذلّت جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی جناب میں عزّت نصیب ہو انسان کی خوش بختی پر دلالت کرتی ہے اور اسی طرح ایسی دنیوی عزّت جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے ہاں ذلّت سے دوچار ہونا پڑے انسان کی بدبختی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

اس کی واضح مثال اُس وقت دُنیا کے سامنے آتی ہے جب خدا تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنا کوئی مامور دُنیا میں مبعوث کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت کے مطابق اُس مامور من اللہ پر اوّلاً بالعموم غریب و نادار اور کمزور لوگ ہی ایمان لاتے ہیں جبکہ اس کا انکار کرنے والے اکثر و بیشتر وہی لوگ ہوتے ہیں جو مالدار اور صاحبِ حیثیت شمار ہوتے ہیں۔ وہ اپنی دولت و ثروت اور اپنی ظاہری عزّت و وجاہت اور مزعومہ ذہانت و فطانت کے گھمنڈ میں مامور من اللہ پر ایمان لانے والے بے زر و بے زور اور نادار و کمزور انسانوں کو ذلیل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ بے زر و بے زور اور نادار و کمزور انسان ہی اپنے تقویٰ اور اپنی صداقت شعاری کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزّز ہوتے ہیں۔ ان کا اس طرح دُنیا میں ذلیل سمجھا جانا ان کی خوش نصیبی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو دُنیا میں مبعوث فرمایا اور انہوں نے لوگوں کو صرف خدائے واحد کی پرستش کرنے کی تعلیم دی اور بصورتِ دیگر انہیں اذیّت ناک دن کے عذاب سے ڈرایا تو شروع میں صرف غریب و نادار اور کمزور لوگوں نے آپ کی آواز لبّیک کہا اور وہ جنہیں اپنی دولت و ثروت جاہ و منصب، عزّت و وجاہت اور ذہانت و فطانت پر ناز تھا انہوں نے آپ کی آواز پر کان دھرنے سے انکار کر دیا اور آپ پر طعنہ زنی کی کہ (نعوذ باللہ) ہمارے آگے تیری اور تیرے ماننے والوں کی حیثیت ہی کیا ہے۔ ہم معزّز ہیں اور تم ہمارے مقابلہ میں سراسر بے حیثیت اور ذلیل ہو۔ اللہ تعالےٰ نے اُن کی اس طعنہ زنی کا قرآنِ مجید میں ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:-

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا
بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ
اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا
مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ (ہود آیت ۲۸)

ترجمہ:- اِس پر اُن بڑے لوگوں نے جنہوں نے اس کی قوم میں سے (اس کا) انکار کیا تھا (اسے) کہا ہم تجھے اپنے جیسے ایک آدمی کے سوا کچھ نہیں سمجھتے اور نہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں کے علاوہ جو سرسری نظر میں ہم میں سے حقیر ترین نظر آتے ہیں کسی نے تیری پیروی اختیار کی ہو اور ہم اپنے اوپر تمہاری (کسی قسم کی) کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اُن کے اس گھمنڈ کا دو طرح سے جواب دیا۔ اوّل یہ کہ آپ نے ان پر واضح فرمایا کہ جن لوگوں کو تم ذلیل سمجھ رہے ہو وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وجیہہ اور معزّز ہیں یہ تمہاری جہالت ہے کہ تم اپنی دولت اور اپنی ظاہری وجاہت کے گھمنڈ میں خدائی آواز پر ایمان لانے والوں کو ذلیل سمجھ رہے ہو اور خدا تعالیٰ کی صریح نافرمانی اور اُس سے دُوری کے باوجود اِس گمان میں ہو کہ تم بڑے معزّز ہو۔ دُوسرے آپ نے اُن پر واضح فرمایا کہ اگر میں بھی خدا کی آواز پر ایمان لانے والوں کو ذلیل سمجھ کر انہیں دھتکار دوں تو تمہاری جہالت میں شریک ہونے کے باعث میں بھی خدا کے ہاں ظالموں میں شریک کیا جاؤں گا اور اپنے مشن میں کبھی کامیاب نہ ہو سکونگا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ وہ ظالموں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے پہلے اُن کی جہالت اُن پر واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ
اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ (ہود آیات ۳۰، ۳۱)

یعنی میں ان (غریب و نادار) لوگوں کو جو مجھ پر ایمان لائے ہیں ہرگز نہیں دھتکاروں گا وہ تو اپنے ربّ سے ملنے کا شرف پانیوالے ہیں اور اس بناء پر وہی تو ہیں جو اللہ کی نگاہ میں معزّز ہیں۔ تمہارا ایسے معزّز لوگوں کو ذلیل سمجھنا مجھ پر یہ روشن کر رہا ہے کہ تم اپنی ظاہری عزّت و وجاہت اور دُنیوی عقل و دانش کے باوجود جاہل لوگ ہو۔ اور اے میری قوم! اگر میں ان ایمان لانیوالوں کو بے زر اور بے زور ہونے کی وجہ سے ردّ کر دوں تو میرے اس فعل پر اللہ کی طرف سے آنیوالی سزا سے مجھے بچانے کیلئے کون میری مدد کریگا (مراد یہ کہ ایسا کرنے پر میں خدائی تائید و نصرت سے محروم ہو جاؤں گا) کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے؟

اور پھر آپ نے دُنیوی لحاظ سے ان معزّز لوگوں پر (جو تقویٰ اور صداقت شعاری سے عاری تھے اور ایمان لانے والے بے زر اور بے زور لوگوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے) ان کی ظالمانہ روش واضح کرتے ہُوئے فرمایا:-

وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْۤ
اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ (ہود آیت ۳۲)

ترجمہ:- اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ اللہ کے خزانے میرے پاس ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کے متعلق جنہیں تمہاری آنکھیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں یہ کہتا ہوں کہ اللہ انہیں کبھی کوئی بھلائی نصیب نہیں کریگا۔ جو کچھ اُن کے نفسوں میں ہے اُسے اللہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ اگر میں تمہارا ہم زبان ہو جاؤں تو میں یقیناً ظالموں میں شامل ہو جاؤں گا۔

نتیجہ یہ ہُوا کہ جب خود اُن ذی وجاہت لوگوں کے مطالبہ پر جو ظلم کی راہ سے حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لانے والے غریب اور کمزور لوگوں کو ذلیل جانتے اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے طوفانِ نوح کی شکل میں عذاب آیا تو اپنے آپکو معزّز سمجھنے والے وہ ظالم لوگ ہلاک ہو گئے اور ایمان لانے والے وہ غریب اور کمزور لوگ جنہیں ذلیل سمجھا جاتا اور مظالم کا نشانہ بنایا جاتا تھا بچا لئے گئے۔ ان کی وہ ذلّت خوش نصیبی کی آئینہ دار ثابت ہوئی کیونکہ وہ اللہ کی نگاہ میں معزّز تھے اور ان کو ذلیل سمجھنے والوں کی دُنیوی عزّت و وجاہت ان کی بدبختی پر مُہر کرنے کا موجب بنی۔ اِسی لئے اسلام نے اِس امر پر زور دیا ہے کہ دُنیا کی عزّت کوئی چیز نہیں اصل عزّت آسمانی عزّت ہے جو اللہ تعالیٰ کے ماموروں پر ایمان لانے والے غریب اور کمزور متقیوں کو عطاء کی جاتی ہے جو اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (الحجرات آیت ۱۴) کے جیتے جاگتے نمونے ہوتے ہیں۔

اذان — ایک جانفزا پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچتے ہی سب سے پہلے تعمیر مسجد کی طرف توجہ فرمائی جس مقام پر آپ کی اونٹنی مدینہ میں داخل ہوتے وقت رک گئی وہ زمین دو مسلمان بچوں کی ملکیت تھی یہ زمین افتادہ جگہ تھی آپ نے اس زمین کو مسجد کے لئے پسند فرمایا اور تاریخ کے بیان کے مطابق یہ زمین دس دینار میں حاصل کر لی گئی۔ زمین ہموار کرکے تعمیر مسجد کا کام شروع کر دیا گیا۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم خود صحابہؓ کے ساتھ مل کر پتھر اٹھاتے جب پتھروں کا ایک ڈھیر لگ گیا تو انصاری شاعر نے یہ صورت حال دیکھ کر کہا۔ ع

لئن قعدنا والنبی یعمل
لذاک منا العمل المضلل

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کام کر رہے ہوں اور ہم بغیر کام کے بیٹھے رہتے تو یہ ہماری بہت بڑی غلطی اور ناپسندیدہ حرکت ہوتی۔ تعمیر مسجد کا کام غیر معمولی جلدی اور تیزی سے ہو رہا۔ صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش کام کرتے وقت یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے ع

ھذا الحمال لا حمال خیبر
ھذا ابر ربنا واطھر

یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال ومتاع کا بوجھ نہیں ہے جسے ہم عرصہ دراز تک اٹھاتے رہے ہیں بلکہ یہ بوجھ ہمارے خدا کے تقویٰ اور طہارت کا ہے جسے محض اس کی رضا کے لئے اٹھایا جاتا ہے

اللھم ان الاجر اجر الآخرۃ
فارحم الانصار والمھاجرۃ

اے خدا حقیقی اجر تو وہ ہے جو آخرت کا اجر ہے پس تو انصار اور مہاجرین کو اپنی رحمت سے نواز۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کام کے دوران صحابہ کرامؓ کی آواز کے ساتھ آواز ملاتے ہوئے یہ اشعار پڑھتے۔ ایک عجیب سماں تھا۔ صحابہ کرام خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ آخر یہ مسجد مکمل ہو گئی جو انتہائی سادہ تھی کھجوروں کے ستون تھے اور کھجور ہی کی شاخوں اور پتوں کی چھت تھی۔ جب تیز بارش ہوتی تو چھت ٹپکتی اور اندر کیچڑ ہو جاتا اس مسجد کی بلندی دس فٹ طول ایک سو پانچ فٹ اور عرض نوے فٹ تھا لیکن بعد میں حالات کے مطابق اس میں توسیع ہوتی رہی۔ اس مسجد نبوی میں نمازیں ادا کی جاتیں یہیں مشورے ہوتے یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ سے خطاب فرمایا کرتے اسی جگہ مقدمات اور تنازعات کا فیصلہ کرتا۔ اور یہی مسجد مہمانخانہ تھا۔ انصار بھائی کھجوروں کے خوشے مسجد میں لٹکا دیا کرتے تھے اور مہاجرین تناول فرمایا کرتے تھے۔ سر ولیم میور اس مسجد کا ذکر یوں کرتے ہیں:۔

"گو یہ مسجد سامان تعمیر کے لحاظ سے نہایت سادہ اور معمولی تھی لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یہ مسجد اسلامی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتی ہے رسول خدا اور ان کے اصحاب اسی مسجد میں اپنے وقت کا بیشتر حصہ گذارتے تھے۔ یہیں اسلامی نماز کا باقاعدہ باجماعت صورت میں آغاز ہوا۔ یہیں تمام مسلمان جمعہ کے دن خدا کی تازہ وحی کو سننے کے لئے مؤدبانہ اور مرعوب حالت میں جمع ہوتے تھے۔ محمد اپنی فتوحات کی تجاویز پختہ کیا کرتے تھے یہی وہ ایوان تھا جہاں مفتوح اور تائب قبائل کے وفود ان کے سامنے پیش ہوتے تھے یہی وہ دربار تھا جہاں سے وہ شاہی احکام جاری کئے جاتے تھے جو عرب کے دور دراز کونوں تک باغیوں کو خوف سے لرزا دیتے تھے"

(Life of Muhammad)

(٢)

اس مسجد نبوی میں نماز کی ادائیگی کے لئے صحابہ کرامؓ کو نماز کی اطلاع دینے کا کوئی انتظام نہ تھا صحابہ کرام وقت کا اندازہ کر لیتے اور مسجد میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ حضرت رسول اکرم کو یہ طریق پسند نہ تھا۔ کیونکہ نماز کی علت غائی وحدت اور اجتماع اور طبقاتی امتیاز کو ختم کرنا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں صحابہؓ سے مشورہ لیا کیونکہ انفرادی طور پر نماز کی ادائیگی آنحضرت کے لئے اطمینان کا باعث نہ تھی چنانچہ مشورہ لیتے وقت ایک صحابیؓ نے رائے دی۔

- نماز کے وقت مسجد میں جھنڈا نصب کر دیا جایا کرے اس کو دیکھ کر مسلمان مسجد میں آ جایا کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اتفاق نہ کیا
- ایک صحابیؓ نے نصاریٰ کی طرح ناقوس بجانے کی رائے دی۔
- ایک صحابیؓ نے یہود کی طرح بوق کی رائے دی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ناپسند فرمایا۔
- حضرت عمرؓ نے رائے دی کہ نماز کے وقت اعلان کر دیا جایا کرے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت نے اس رائے کو پسند فرمایا اور حضرت بلال کو ارشاد فرمایا کہ وہ نماز کے وقت بلند آواز سے "الصلوٰۃ جامعۃ" کہہ کر پکارا کریں چنانچہ لوگ آپ کی آواز پر جمع ہو جاتے۔

مسلم، ترمذی اور نسائی میں ہے کہ کچھ عرصہ بعد موجودہ اذان کی تجویز حضرت عبد اللہ بن زید انصاریؓ کی رؤیا کی بناء پر ہوئی تھی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر یہ رؤیا سنائی کہ میں نے خواب میں ایک شخص کو یہ کلمات پکارتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے سنتے ہی فرمایا یہ خواب خدا کی طرف سے ہے اور حضرت عبد اللہ بن زیدؓ کو ارشاد فرمایا کہ بلال کو یہ کلمات سکھا دیں۔ حسن اتفاق سے جب حضرت بلالؓ نے پہلی مرتبہ اذان دی تو حضرت عمرؓ فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ اذان کے کلمات میں نے بھی خواب میں سنے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق جب حضرت رسول اکرمؐ نے اذان کے الفاظ سنے تو فرمایا کہ یہ تو اس کے مطابق وحی بھی ہو چکی ہے۔ الغرض موجودہ اذان کے کلمات حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ اور حضرت عبد اللہ بن زید انصاری کے ذریعہ ہم تک پہنچے اور اس طرح اذان کی ابتداء ہوئی

(٣)

عربی زبان میں لفظ اذان کے معنے "الاعلام بالامر" کسی معاملہ اور امر کا علم اور اطلاع دینا مگر اصطلاحاً اس کے معنے ہیں۔

الاعلام بالصلوٰۃ۔ نماز کے وقت کی اطلاع دینا بعض علمائے لغت کے نزدیک اذان میں اطاعت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ اسلام میں اذان کا جو طریق خدا تعالیٰ کے اذن کے مطابق جاری ہوا وہ ایک دلربا اور جاذب ہے کہ دلوں کی گہرائیوں میں اثر کرتا ہے۔ اس کے کلمات مبارکہ میں جلال وجمال اور قدرتی ترنم پایا جاتا ہے اس کے سننے سے فرزندان توحید دربار الٰہی میں کشاں کشاں پہنچ جاتے ہیں۔ کسی مذہب میں اس قسم کا پُر شوکت انداز اور اعلان عبادت نہیں پایا جاتا یہ بھی مذہب اسلام کی ایک عظیم امتیازی خصوصیت ہے۔ روزانہ پانچ مرتبہ مختلف اوقات میں عالم اسلام کے ہر مقام پر مسجد کے گنبد سے توحید اور رسالت محمدیہ کی آواز بلند ہوتی ہے۔ اذان کے کلمات مبارکہ میں محاسن وفضائل اسلام ... کا مکمل خلاصہ بیان کیا گیا ہے گو یہ کلمات اجمال اور ایجاز پر مشتمل ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو

الدعوۃ التامۃ

کامل پیغام سے پکارا ہے کیونکہ اذان محبوب حقیقی کا جانفزا پیغام ہے اور ان کلمات کی ترتیب میں فطرتی خصوصیات ہیں اور اسلام کی اجتماعی ڈیموکریسی جس میں فقیر امیر اور سیاہ وسفید کے امتیاز کو ختم کرنا مقصود ہے اور مجلسی مساوات کا اعلان عام اس میں مجلسی مساوات اور اجتماعی ڈیموکریسی کے قیام کے لئے مؤذن سب سے پہلے اللہ اکبر کے الفاظ کا تکرار کرتا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ کی بڑائی ہی ایک فرزند اسلام کا بنیادی اصول ہے ان کلمات کا مقصد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اللہ اور تعلق باللہ پیدا کرتا ہے اور اخلاق حسنہ کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی بڑائی اور خشیۃ اللہ دل میں راسخ کی جائے۔

اس کے بعد شرک کے خلاف ایک مسلمان اعلان کرتا ہے کہ خدا کے بالمقابل اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ وہ خدا احد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے میں اسی کے احکام پر عمل کروں گا۔

بعد ازاں مقام رسولؐ کو بیان کیا گیا ہے۔ رسولؐ وہ عظیم نور ہے جس نے تاریکیوں کو منور کر دیا آپ کے ارشادات ہماری مشکلات کو حل کر سکتے ہیں مسلمانان عالم کی ترقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے ماتحت ہی ہو سکتی ہے فطرت انسانی کی تمام شاخوں کی تربیت آپ کے ارشادات میں مضمر ہے معاشرتی احکام میں آپ کی اعتدالی تربیت قابل عمل ہے۔ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں ہر قسم کے کمالات اور فضائل آپ میں پائے جاتے ہیں۔ آپ خلق عظیم کے حامل ہیں آپ کو خدا تعالیٰ نے وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے عظیم خطاب سے پکارا۔ آپ نے توحید کی اشاعت میں انتہائی مشکلات اور مصائب اٹھائے قدم قدم پر تائید ربانی آپ کے شامل حال تھی آپ کی قوت قدسیہ نے مردہ قوم کو حیات دائمی سے سرفراز کیا آپ کی قوتِ احیاء سے صحابہ کرامؓ با اخلاق ہو گئے اسی لئے کلمہ طیبہ میں خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کا نام شامل ہے۔

اذان نماز کے لئے فرزندانِ اسلام کو اطلاع دینے کا اعلان عام ہے اس لئے فرمایا حی علی الصلوٰۃ اگر تم کو خدا کی خدائی کا اقرار ہے اور رسالت محمدیہ پر تمہارا ایمان ہے تو تم نماز کے لئے جلد چلے آؤ اور نماز کی ادائیگی سے اس کا عملی ثبوت دو حی علی الصلوٰۃ کا فقرہ انتہائی پرشوکت ہے اور اس میں تاکیدی انداز ہے یہ اسم فعل ہے مگر امر کے معنوں میں مستعمل ہے جس کے معنے ہیں اقبل و عجل۔ کہ بغیر کسی تاخیر کے جلد چلا آ۔ لفظ الصلوٰۃ میں اشارہ ہے کہ نماز میں سوز و گداز اور رقت کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ لفظ صلوٰۃ کا مادہ صَلْیٌ ہے جس کے معنے جلنے اور آگ میں داخل ہونے کے ہیں جیسے قرآن شریف میں آیا ہے یصلی النار الکبریٰ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لفظ صلوٰۃ کی فلاسفی یوں بیان فرماتے ہیں:۔

صلی جلنے کو کہتے ہیں جیسے کباب بھونا جاتا ہے۔ اسی طرح نماز میں سوزش لازمی ہے۔ جب تک دل بریاں نہ ہو نماز میں لذت اور سرور نہیں ہوتا

ملفوظات جلد ۱

پھر فرماتے ہیں:۔

”نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے“

(ازالہ اوہام صفحہ [illegible])

آپ ہر احمدی کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں

”جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“

(کشتی نوح)

حی علی الفلاح میں بتلایا گیا ہے کہ نماز کیا ہے؟ اور اس کی علت غائی کیا ہے؟ مسلمانان عالم کی ہر قسم کی ترقی خوشحالی استحکام اور ان کے مقاصد عالیہ میں کامیابی و کامرانی صرف اور صرف نماز کے قیام میں ہے۔ فریضہ نماز قیام اخلاق میں ممد ہے نماز کا بنیادی مقصد ہر قسم کی برائیوں اور بدیوں کا انسداد ہے۔ نماز کے ذریعہ خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے اور خشیۃ اللہ ایک ایسی زبردست قدغن ہے جو انسان کو بدیوں اور برائیوں سے فوراً روک دیتی ہے فرمایا ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔

الفلاح کے معنے عربی زبان میں نیل الخیر و النفع الباقی یعنی حصول خیر اور ایسا فائدہ جو دائمی اثرات رکھتا ہو لفظ فلاح میں نماز کے فوائد میں کامیابی کا عنوان دیا گیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ نماز میں وہ کونسے اجتماعی اور انفرادی فوائد ہیں جو کامیابی کے حامل ہیں؟

۱۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو ہستی باری تعالیٰ پر یقین و ایمان نماز کے ذریعہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیسے ہی دلکش الفاظ میں فرمایا ہے

”نماز ایک ایسی سواری ہے جو بندہ کو پروردگار عالم تک پہنچاتی ہے“

(ملفوظات)

۲۔ کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ التزام اور دوام اختیار کیا جائے اور یہ خوبی نماز میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے

۳۔ کامیابی کے لئے اتحاد اور اخوت کا ہونا ضروری ہے اور اتحاد کے قیام میں نماز کا بڑا حصہ ہے

۴۔ اجتماعی ترقی میں مساوات کا نمایاں کردار ہوتا ہے جس معاشرہ میں ذات پات، رنگ و نسل اور طبقاتی تقسیم ہو جاتی ہے۔ وہاں افتراق اور انشقاق کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو کر حالات ناگفتہ بہ ہو جاتے ہیں۔ نماز میں مساوات کی تعلیم دی گئی ہے۔ عصبیت اور قومیت کو ختم کیا گیا ہے

۵۔ باہمی مواسات کا سبق نماز میں دیا گیا ہے۔

۶۔ اطاعت اور تسلیم و رضا کا جذبہ فریضہ نماز کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے

۷۔ نماز اجتماعی اور انفرادی اخلاق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے

۸۔ نماز کے لئے وقت کا تعین انسان کو وقت کا پابند بناتا ہے اور کامیابی کے لئے وقت کی پابندی کا ہونا نہایت ضروری ہوا کرتا ہے

۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صفوں کی درستگی نماز کی تکمیل کا حصہ ہے اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ دلوں میں کسی قسم کی کدورت نہ ہو اور ہمارے کام سیدھے ہوں ان میں کسی قسم کی کجی نہ ہو۔

۱۰۔ فرزندان اسلام دنیا کے کسی حصہ میں آباد ہوں ان سب کو حکم ہے وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ اس میں یہ سبق دینا مقصود ہے کہ مسلمانوں کی ترقی ایک مرکز سے وابستہ ہے اور اسی کے ذریعہ قوت عظیمہ کا احیاء ہے تلک عشرۃ کاملۃ

الغرض اذان کے کلمات میں لفظ الفلاح اس عظیم اور بلند و بالا مقصد کو لئے ہوئے ہے جو نماز میں مسلمانوں کو بتلانا مقصود ہے۔ اس کے بعد دوبارہ اللہ اکبر کا تکرار ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ صرف نماز کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کی ہستی پر تمہارا ایمان پختہ ہو سکتا ہے اور آخر میں

”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“

میں تمام معبودان باطلہ کو یکسر ختم کیا گیا ہے اور صرف ایک خدا کی عبادت کی تلقین کی گئی ہے۔

(۳)

آج کی ترقی اور جدید اختراعات نے ہر چیز کو مشینی بنا دیا ہے اور اس مشینی دور میں دور کو نزدیک کر دیا گیا ہے اذان کی آواز کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں۔ صحابہ کرامؓ حضور کے سامنے آپ کے ارشادات مبارکہ سن رہے ہیں ایک صحابی حضرت عتبان بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میں نابینا ہوں رستہ خراب ہے اس لئے مسجد میں آنے میں سخت دقت اور تکلیف پیش آتی ہے اگر اجازت ہو تو گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کروں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:۔

ھل تسمع النداء

کیا آپ اذان کی آواز سنتے ہیں؟ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ سنتا ہوں آپ نے فرمایا پھر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں چاہئے آپ مسجد میں ہی حاضر ہو کر نماز پڑھئے

آج لاؤڈ سپیکر کی ایجاد سے اذان کلمات ہر گھر میں بہ آسانی سنائی دیتے ہیں اور ایک عجیب سماں ہوتا ہے اور پھر گھڑی کا انسان کی جیب میں ہونا یا کلائی پر موجود ہونا اس کو نماز کے لئے تلقین کر رہا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے اشخاص کو خوشخبری ہو کہ جو مسجد میں رات کی تاریکی کے وقت دور کے فاصلہ سے آتے ہیں۔ ایک مقام پر یہ بھی فرمایا کہ جتنے زیادہ قدم چل کر مسجد میں آؤ اس سے گناہ مٹ جاتے ہیں۔

وہ اشخاص جو مسجد کی دوری یا اذان کے کلمات نہ سننے کا بہانہ بنا کر نماز باجماعت مسجد میں ادا نہیں کرتے ان کے لئے ارشاد نبوی میں کسی عذر کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ اذان کی آواز جو ہمیں گونجتی ہے اس کے ترنم آمیز کلمات اپنی ساحرانہ تاثیر سے ہر گھر میں اس امر کی تلقین کر رہے ہوتے ہیں کہ حی علی الصلوٰۃ نماز کے لئے جلد چلے آؤ

(۴)

اذان کے کلمات میں دین اسلام کا مکمل خلاصہ بیان کیا گیا ہے اور یہ کلمات قدرتی طور پر ایک ترنم اور سجع لئے ہوئے ہیں حضرت بلالؓ زمانہ جاہلیت میں بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کا پیشہ کیا کرتے تھے اور چرواہے کی آواز کا بلند ہونا بہت ضروری ہوتا ہے اور اس کا سانس بھی بڑا لمبا ہوا کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مؤذن مقرر فرمایا۔ بعد میں آپ کے نام کے ساتھ مؤذن الرسول کا اضافہ ہو گیا ان کی آواز میں اتنا سوز تھا کہ حضرت عمرؓ نے جب مدینہ منورہ سے بیت المقدس کا سفر اختیار فرمایا تو بلالؓ مقام جابیہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں اذان دینے کے لئے ارشاد فرمایا جب بلال کی آواز بلند ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا نقشہ سامنے آ گیا۔ اور حضرت عمرؓ کی مبارک آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

محترمہ استانی مرزا بیگم صاحبہ ربوہ ۱۰/-
مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ″ ۱۰/-
″ نصیر احمد صاحب راجپوت کراچی ۱۵/-
″ میجر محمد نذیر بھٹی صاحب ″ ۳۰/-
″ شیخ انوار رسول صاحب ″ ۲۴/-
محترمہ صادقہ بیگم حمید کرامت صاحب ″ ۵۰/-
مکرم سردار احمد صاحب ″ ۸۰/-
محترمہ مسز الیس پروین صاحبہ ″ ۱۰/-
″ بیگم ملک سعید احمد صاحب ″ ۴۰/-
″ صغریٰ بیگم لفٹیننٹ رفیق احمد صاحب ″ ۳۰/-
مکرم محمد ادریس صاحب ″ ۱۰/-
محترمہ ذکیہ خاتون صاحبہ ″ ۳۲/-
مکرم کیپٹن مرزا عبدالحمید صاحب ″ ۱۰/-
″ ڈپٹی محمد حسین صاحب ″ ۲۰/-
″ لطیف الرحمٰن صاحب ″ ۵۰/-
″ منیر احمد خان صاحب ″ ۲۰/-
″ کمانڈر شمیم احمد خالد صاحب ″ ۱۲/-
محترمہ ساجدہ خالد حسین شکیل صاحب ″ ۱۰۰/-
مکرم عطاء اللہ صاحب ٹنڈو الہ یار ″ ۲۰/-
″ ناصر احمد خان شفیع صاحب ″ ۱۱/-
″ محمود احمد صاحب قریشی ″ ۲۵/-
″ شیخ محمد احمد صاحب ″ ۱۰۰/-
″ محمود احمد شاہ صاحب ″ ۲۰/-
″ قریشی محمد ارشد صاحب ربوہ ۱۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ میجر منظور احمد صاحب ستارہ راولپنڈی بذریعہ سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ ۵۰/-
مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب جماعت احمدیہ سکھر ۱۱/-
″ کیپٹن شیر محمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰/-
محترمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈویژنل انسپکٹریس آف سکولز سرگودھا ڈویژن ۱۰۰/-
″ برکت بی بی صاحبہ دوالمیال ۱۰/-
بچگان مکرم عبدالمالک صاحب ″ ۱۰/-
مکرم مستری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال کرتو ضلع شیخوپورہ ۳۰/-
″ چوہدری عبدالحمید صاحب محراب پور ۵۰/-
″ سیٹھ محمد یوسف صاحب نواب شاہ ۴۰/-
بنت مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم شیخوپورہ ۱۰/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″ ۱۰/-
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب دارالعلوم ربوہ ۱۰/-
محترمہ حمیدہ قدسیہ صاحبہ ″ ″ ۲۲/۷۵
″ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب چک ۲۸۱ لائلپور ۲۰/-
مکرم عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ (از احباب جماعت) ۹۳/۵۰

مکرم ممتاز احمد صاحب ہرنائی ۱۰۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کراچی ۲۰۰/-
″ امتیاز بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب مرحوم۔ کوئٹہ ۱۰۰/-
مکرم مبشر احمد صاحب بٹ چک 203 R.B مانانوالہ ۱۲/-
″ مرزا محمد عثمان صاحب کویت ۳۰/-
محترمہ مبارکہ مسعودہ صاحبہ اہلیہ مبشر احمد صاحب سیکورٹی انسپکٹر کراچی ۱۰/-
مکرم عبدالحق صاحب رانا توکوٹ ۵۵/-
″ ملک احمد دین صاحب لودھراں ۱۰/-
حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۰/-
محترمہ بیگم صاحبہ حاجی ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ ۵۰/-
″ مس کرامت اللہ صاحبہ بنت حافظ فیض اللہ صاحب سانگلہ ہل ۲۰/-
مکرم کیپٹن ایم مطلوب الحسن صاحب نوری بلوچ رجمنٹ کوئٹہ ۱۰۰/-
″ ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد ۱۳۹/-
″ نواب محمد احمد خان صاحب ربوہ ۱۰۰/-
″ لطف المنان صاحب دارالذکر لاہور ۱۰/-
″ امتیاز احمد صاحب صاحب ماڈل ٹاؤن ″ ۲۵/-
منجانب مکرم ملک عبدالکریم صاحب مرحوم ″ ″ ۱۰/-
محترمہ بیگم شیخ خلیل احمد صاحب ″ ″ ۱۰/-
مکرم شیخ خلیل احمد صاحب ″ ″ ۱۰/-
محترمہ بشریٰ صاحبہ ″ ″ ۱۰/-
″ رشیدہ مشتاق صاحبہ سمن آباد ″ ۱۰۰/-
″ حلیمہ توقیر صاحبہ ″ ″ ۱۰/-
مکرم ملک عبدالرحیم صاحب قصوری ″ ″ ۱۰/-
″ ملک اظہر احمد صاحب ″ ″ ۱۰/-
محترمہ بیگم چوہدری ناظر حسین صاحب ″ ″ ۲۵/-
مکرم چوہدری حمد الٰہی صاحب اسلامیہ پارک ″ ۳۰/-
″ یو۔جی۔بلو ″ ″ ۱۰/-
″ طاہر احمد صاحب مع والدہ صاحبہ ″ ″ ۱۰/-
″ قاضی معین الدین صاحب ″ ″ ۱۰/-
″ شیخ ناصر احمد صاحب ″ ″ ۲۵/-
منجانب محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ مرحومہ ″ ″ ۵۰/-
محترمہ امۃ الرشید صاحبہ ″ ″ ۱۰۰/-
مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ″ ″ ۱۰/-
″ شیخ فضل الٰہی صاحب بھاٹی گیٹ ″ ۱۰/-
محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ ″ ″ ۷۵/-
مکرم شیخ نعیم احمد صاحب سلطانپورہ لاہور ۱۵/-

(باقی)

بقیہ از صفحہ ۴

چنانچہ اسد الغابہ میں مذکور ہے:-

"اس سے پہلے کسی نے بھی ان کو اس طرح روتے نہ دیکھا تھا"

حضرت بلالؓ تبلیغ اسلام کے لئے ملک شام میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ ایک رات دمشق میں دیکھا کہ سرور کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ فرمایا "بلال! یہ کیا سنگدلی ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم ہماری زیارت کرو؟" صبح بیدار ہوتے ہی حضرت بلالؓ نے تیز سواری کا انتظام کیا اور مدینہ منورہ کا رخ کیا مدینہ پہنچنے پر سب سے پہلے مزار مبارک پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ درود شریف کا تحفہ پیش کیا۔ خوب آنسو بہائے اور وہیں بیٹھ گئے۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اطلاع ہوئی تو وہ آکر بلالؓ سے چمٹ گئے۔ حضرت بلالؓ نے ان دونوں کو دیر تک سینے سے لگائے رکھا ان کو بوسہ دیا۔ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام نے آپ سے خواہش کی کہ صبح کی اذان آپ دیں۔ چنانچہ بلالؓ نے صبح کی اذان دی۔ آپ کی زبان سے ادا ہونے والے اللہ اکبر کے کلمات نے ہوا کو چیرتے ہوئے مدینہ کے ہر گھر میں کہرام برپا کر دیا۔ مردوں اور عورتوں نے کہا ھذا صوت بلال بن رباح۔ یہ بلال بن رباح کی آواز ہے۔ وہ جوق در جوق نماز کی ادائیگی اور آپ کی ملاقات کے لئے مسجد میں پہنچ گئے۔ ع

اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

داخلہ بی ایڈ کلاس برائے طالبات

بی ایڈ کلاس میں داخلہ کی خواہشمند طالبات ۱۴ ؍مئی ۸۵ء تک اپنی درخواستیں مقررہ فارم داخلہ پر پرنسپل لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور کو بھجوائیں۔ تفصیلات کے لئے پاکستان ٹائمز مورخہ ۳ ؍مئی ۸۵ء۔

(ناظر تعلیم)

ضرورت ہے

پاک ریڈ ایکسرے کلینک چوک میو ہسپتال لاہور کو ایکسرے کی ٹریننگ کے لئے امیدوار کی ضرورت ہے۔ سائنس کے ساتھ میٹرک والوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ایک سال کام سیکھنے کے بعد مستقل ملازمت کا انتظام بھی ہو سکے گا۔ امیدوار مقامی امیر جماعت اور ربوہ کے امیدوار ناظر صاحب امور عامہ کے سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

عبدالغفور خان کرٹک
مینیجنگ پارٹنر پاک ریڈ ایکسرے کلینک
چوک میو ہسپتال لاہور

درخواست ہائے دعا

۱۔ آجکل مالی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ دیگر کاروباری پریشانیاں بھی ہیں۔ کاروبار میں برکت اور پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔

(محمد ظہیر الدین احمد آف شاہدرہ)

۲۔ خاکسار ان دنوں ذہنی اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری پریشانیاں دور فرماوے۔

غلام محمد خان ساکن وسن کے ڈاکخانہ جاکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانور کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے۔ شفتل برسیم سے ہونے والا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے
اکسیر اپھارہ کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو
قیمت واپس
درجن یا زیادہ پر ۱/۳ کمیشن، دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔
حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون: ۶۰۶/۶۰۷

ھوالشافی
دانت نکلوانے کی غلطی مت کیجئے
بلکہ بیمار دانت کا علاج
ANTI PYORRHEA اینٹی پائیوریا
ANTI CARRIES اینٹی کیریز
سے کیجئے۔ قیمت مکمل کورس ۱۰/-
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام کارخانہ عالم مسئلہ تقدیر کی وجہ سے ہی چل رہا ہے

تقدیر ہستی باری تعالیٰ کا بھی زبردست ثبوت ہے

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الفرقان کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"فرماتا ہے وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور پھر اس کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے جس کے ماتحت وہ ترقی کرتی جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو اگر ہر چیز کا اللہ تعالیٰ پہلے سے ایک اندازہ مقرر نہ کرتا تو انسان کو نہ دنیا میں کوئی ترقی حاصل ہو سکتی اور نہ دینی معاملات میں وہ سکھ پا سکتا۔ ایک زمیندار جو گھر سے دانہ لے جا کر زمین میں ڈالتا ہے صرف اس لئے ڈالتا ہے کہ خدا نے یہ قانون مقرر کر دیا ہے کہ جب دانہ زمین میں ڈالا جائے تو اُس کے اُگنے سے کئی دانے پیدا ہو جائیں لیکن اگر یہ قاعدہ مقرر نہ ہوتا بلکہ اس طرح ہوتا کہ زمیندار کو گندم کی ضرورت ہوتی اور وہ گندم بوتا تو کبھی تو گندم نکل آتی کبھی کیکر اُگ آتا اور کبھی انگور کی بیل نکل آتی۔ تو کچھ مدت کے بعد زمیندار اس بونے کے فعل کو لغو سمجھ کر بالکل چھوڑ دیتا اور اپنی محنت کو ضائع خیال کرتا۔ ...... زمیندار تب ہی غلہ گھر سے لا کر زمین میں ڈالتا ہے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ گیہوں سے گیہوں پیدا ہوگا۔ اگر اسے یہ یقین نہ ہوتا تو کبھی نہ ڈالتا وہ کہتا نہ معلوم کیا پیدا ہو جائے گا میں کیوں اس غلہ کو ضائع کروں لیکن اب وہ اسی لئے مٹی کے نیچے بیسیوں من گندم کے دانوں کو دبا دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تقدیر مقرر کی ہوئی ہے کہ گندم سے گندم پیدا ہو اور ایک دانے سے سو دانے تک پیدا ہوں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ... غرض جس قدر کارخانہ عالم چل رہا ہے اس کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ مسئلہ تقدیر ہے۔ خدا تعالیٰ نے قانون مقرر کر دیا ہے کہ میٹھا میٹھے کا مزا دے۔ ترش ترش کا مزا دے۔ آگ سے کھانا پکے۔ روٹی سے پیٹ بھرے اور لوگوں نے تجربہ کر لیا ہے کہ یہ درست ہے اس لئے وہ ان باتوں کے لئے روپیہ صرف کرتے اور محنت برداشت کرتے ہیں۔ اگر خواص الاشیاء پر انسان کا یقین نہ ہو۔ تو وہ سب کوششیں چھوڑ دے اور تمام کارخانہ عالم باطل ہو جائے۔

پھر یہی تقدیر ہستی باری تعالیٰ کا بھی ایک زبردست ثبوت ہے کیونکہ کوئی صنعت صانع کے بغیر نہیں بن سکتی۔ ایک عمدہ تصویر کو دیکھ کر فوراً خیال ہوتا ہے کہ یہ کسی بڑے مصور نے بنائی ہے۔ ایک عمدہ تحریر کو دیکھ کر فوراً سمجھا جاتا ہے کہ کسی مشہور کاتب نے لکھی ہے اور جس قدر ربط بڑھتا چلا جائے اسی قدر اسکے بنانے یا لکھنے والے کی خوبی اور بڑائی ذہن نشین ہوتی جاتی ہے پھر کیونکر تصور کیا جا سکتا ہے کہ ایسی منظم دنیا خود بخود اور یونہی پیدا ہو گئی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۲ تا صفحہ ۲۴)

درخواست دعا

(۱) برادرم ملک محمد صدیق صاحب کے والد محترم ملک محمد رفیق صاحب کچھ دنوں سے بخار اور خونی پیچش سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین
(میاں افضال احمد راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان)

(۲) میری والدہ صاحبہ کی طبیعت ناساز ہے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے نیز والد صاحب کی صحت کے لئے بھی احباب جماعت دعا فرمائیں۔
وسیم احمد خان
کیلیفورنیا۔ امریکہ

ایک افسوسناک وفات

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

عزیزم مولوی محمد الدین صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کا بچہ عزیز اقبال احمد مورخہ ۲ رمئی بروز جمعہ وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ امر مزید افسوسناک ہے کہ اس سے پیشتر بھی مولوی صاحب کا ایک اور بچہ قریباً دو ماہ پہلے فوت ہوا تھا۔ اس دوران میں مولوی صاحب موصوف کے خسر محترم حکیم محمد فضل کریم صاحب بھی وفات پا گئے تھے۔ اس طرح انہیں گزشتہ دنوں پے در پے صدمات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ پہلے بچے کی وفات کے وقت آپ میدانِ تبلیغ میں تھے اور بچہ کے علاج معالجہ کے سلسلہ میں خود کوئی کوشش نہ کر سکے تھے۔ ان کے خسر صاحب کی وفات بھی ایسے وقت میں ہوئی جبکہ وہ اپنے مرکزِ تبلیغ میں پہنچنے والے تھے۔ اب اس دوسرے بچہ کی شدید بیماری کی اطلاع بذریعہ تار انہیں معلوم ہوئی اور وہ میرپور خاص سے ربوہ پہنچ گئے۔ مقدور بھر علاج کیا گیا۔ بچہ کو ہسپتال میں بھی داخل کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے پوری توجہ سے علاج کیا۔ بچہ کو سرسام ہو گیا۔ آخر تقدیرِ الٰہی پوری ہوئی اور بچہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ ایک مخلص خادم دین ہیں میں ان کو زمانۂ تعلیم سے ہی جانتا ہوں۔ وہ نہایت دیندار ہیں اور اپنے استادوں سے بھی نہایت مخلصانہ تعلقات رکھتے ہیں۔

جماعتی خادم ہونے کے لحاظ سے ان کے صدمات میں ہم سب شریک ہیں۔ ۲ رمئی کو بعد نماز عصر مسجد مہدی کے باہر گولبازار میں ان کی خواہش کے مطابق خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔

مولوی صاحب موصوف کے دو بیٹے قریب عرصہ میں فوت ہو گئے ہیں اور اب انکا کوئی نرینہ بچہ موجود نہیں ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب اور انکی بیگم صاحبہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین یا رب العالمین۔

شکریہ احباب

ہمارے والد محترم سیٹھ محبوب علی صاحب حیدر آبادی (حال کراچی) کی وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد بالخصوص حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، دیگر بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت احمدیہ نے ازراہِ محبت و اخوت بالمشافہ اور بے شمار تاروں اور خطوط کے ذریعہ جس بے مثال ہمدردی و غمخواری کا سلوک روا رکھا اور جس خلوص اور محبت کے رنگ میں اظہارِ تعزیت فرما کر ہمارے غمزدہ دلوں کو ڈھارس دی اس پر ہم دونوں اور ہمارے جملہ افرادِ خاندان حمدِ باری تعالیٰ کے جذبات سے لبریز ہیں اور سب بزرگوں اور بھائیوں کے صمیمِ قلب سے شکرگزار ہیں۔

ہم دونوں اپنی طرف سے اور اپنی والدہ محترمہ کی طرف سے اور اپنی ہمشیرگان کی طرف سے تمام بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

ہم درخواست کرتے ہیں کہ والدِ محترم کی بلندیٔ درجات کے لئے احباب دعا فرمائیں نیز ہم سب کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(منور احمد و منیر احمد پسران سیٹھ محبوب علی صاحب مرحوم، کراچی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴